فضائل حدیث و اصحاب الحدیث

قسط اول

مولانا عبدالستار حمیانوی خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث خورد ضلع جہلم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد :-

اللہ تعالی نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے :

" اللّٰہ نزّل احسن الحدیث " (حم السجدۃ ، ۲۳) کہ اللہ تعالی نے بہترین حدیث نازل فرمائی ہے ۔
تمہید :- جو فضائل تمام کائنات میں سیدالاولین والآخرین ، شفیع المذنبین ، رحمۃ اللعالمین ، خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اسی طرح آپ کے کلام کی فضیلت تمام مخلوق کے کلاموں پر ہے ۔

عربی کی مثل مشہور ہے ، " کلام الملوک ملوک الکلام " بادشاہوں کا کلام تمام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے اس علم حدیث کا موضوع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے اس حیثیت سے آپ شریعت میں اللہ کے رسول ہیں اور حدیث آپ کے قول وفعل اور تقریر کو کہتے ہیں اس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے دونوں جہاں میں کامیابی کا انحصار ہے اس لحاظ سے بعد از قرآن حدیث شریف ہی کا درجہ ہے عامل بالحدیث کے لیے بڑے بڑے درجے ہیں حدیث کو پڑھنے پڑھانے والا اور اسکو یاد کرنے والا اور بیان کرنے والا محدث کہلاتا ہے ۔

علامہ ابو محمد ازدی المصری فرماتے ہیں :

(۱) علم الحدیث لھو فضل و منقبۃ نال العلاء بہ من کان معیناً

علم حدیث کی بڑی فضلیت ہے اس کی اعانت کرنے والا بلند مرتبہ حاصل کرلیتا ہے ۔

(۲) ماحازہ ناقص الا وکملہ اوحازہ عاطل الا بہ حلیاً

علم حدیث پڑھ کر ناقص انسان کامل ہوجاتا ہے اور بدصورت حسین ہوجاتا ہے

(۳) اما الحدیث فلا یخفی جلالتہ فانہ من علوم الدین عمان

علم حدیث کی عظمت و جلالت پوشیدہ نہیں ہے جبکہ وہ علوم دین کا دریا ہے

(۴) عمان فیض طویل الباع مکرمة فیه جمان ویاقوت ومرجان

یہ دریائے فیض و بزرگی میں دراز بازو ہے اس دریا میں بڑے قیمتی موتی یاقوت اور مرجان ہیں

(۵) کل العلوم سمو لکن یافتی اهل الحدیث لدین الله اعوان

جو بھی علوم ہیں سبھی بلند پایہ ہیں مگر یاد رکھ اے نوجوان ! کہ حدیث والے اللہ کے دین کے معاون ہیں

اسی طرح **علامہ هبة الله بن حسن شیرازی** نے حدیث اور حدیث والوں کے بارے میں یوں کہا ہے ، ذرا ملاحظہ فرمائیں ۔

(۱) علیک اصحاب الحدیث فانهم علی منهج للدین مازال معجما

اے شخص ! حدیث والوں کو لازم پکڑو وہ کہ دین کہ صحیح راستہ پر ہیں

(۲) وما النور الا فی الحدیث واهله اذا ماد جی اللیل الجهیم واظلما

نور / روشنی تو بس حدیث والوں کے پاس ہے اس کے علاوہ جہاں میں رات کی طرح تاریکی ہے ۔

(۳) فاعلی البرایا من الی السنن اعتزی واعمی البرایا من الی البدع

مخلوق میں بہترین وہ ہے جو حدیث پڑھتے ہیں اور برے وہ ہیں جو بدعت سے تعلق رکھتے ہیں ۔

(۴) ومن ترک الا ثار ضل سعیه وهل یترک الا ثار من کان مسلماً

جس نے حدیث کو چھوڑا اس کے عمل برباد ہوگئے ۔ کیا مسلمان حدیث کو چھوڑ سکتا ہے ؟

اس مختصر سی تمہید کے بعد احادیث کی روشنی میں سنئیے کہ حدیث کی کیا فضیلت ہے چونکہ حدیث ہی مشعل راہ ہے اسی لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبی حدیث میں ارشاد فرمایا ۔

" فانه من یعش منکم بعدی فیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی " یعنی میرے بعد جو بھی زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا پس اسے چاہیے کہ میری سنت لازم پکڑے ۔

تشریح ؛ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث پر عمل کرنا اختلاف و بدعت سے بچاتا ہے اور جو اس سے بچ گیا وہ نجات پاگیا ۔ نیز اس حدیث سے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بھی ثابت ہوئی چونکہ اختلاف انسان کو تباہ وبرباد کردیتا ہے خلاصی صرف عمل بالحدیث میں ہے ۔

نمبر ۲ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، " ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله وسنتی " (مؤطا ، حاکم وغیرہ)

ترجمہ ۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں جب تک تم اس پر عمل پیرا رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے نمبر ۱ کتاب اللہ نمبر ۲ میری سنت

حقیقت میں یہی دو چیزیں ہیں جو راہ ہدایت ہیں جن کے پاس یہ ہوں گی وہ کبھی بھی نہیں پھسلے گا آپ ؐ کے اس فرمان سے بھی حدیث کی فضیلت ثابت ہوتی ہے ۔

نمبر ۳: ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا " من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید " جو شخص فتنہ وفساد کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اسے ۱۰۰ سو شہید کا اجر ملے گا۔ (مشکوۃ)

نمبر ۴: ایک اور روایت میں ہے، " من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة " جس نے میری سنت سے پیار کیا گویا اس نے مجھ سے پیار کیا اور جس نے مجھ سے پیار کیا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا (ترمذی) .

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص قرآن وسنت کا عامل ہوگا اسے روز قیامت حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی معیت نصیب ہوگی اور جنت میں پڑوس ملے گا اس سے بھی حدیث کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

نمبر ۵: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں " نصر الله امرأ سمع حدیثاً فحفظه حتی یبلغه کماسمعه " اللہ تعالی اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہماری حدیث سن کر یاد کی اور اسی طرح دوسروں تک پہنچائی (ابن ماجہ)

اس حدیث میں اسکا ثبوت ہے کہ قیامت کے دن اس شخص کا چہرہ چمکتا ہوگا جو حدیث پڑھتا اور پڑھاتا ہے دنیا بھی روشن او ر آخرت بھی اور اس میں حدیث کی اشاعت کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے۔

نمبر ۶: حدیث کے پڑھنے پڑھانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہیں۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا، اللهم ارحم خلفائی : قال، قلنا، یارسول الله صلی الله علیه وسلم ومن خلفائک ؟ قال صلی الله علیه وسلم ، الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی وسنتی ویعلمونها الناس " (شرف اصحاب الحدیث)

یعنی اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما !! ہم لوگوں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ، آپ کے خلفاء کون ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا، وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث اور سنت روایت کریں گے اور لوگوں کو سکھائیں گے۔

نمبر ۷: حدیث والے قیامت رہیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

" لا تزال طائفة من امتی منصورین لا یضرهم من خذلهم حتی تقوم الساعة " یعنی میری امت میں سے ایک جماعت منصور رہے گی انکی برائی چاہنے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے (ترمذی)

تشریح :- امام یزید بن ھارونؒ فرماتے ہیں " ان لم یکونوا اهل الحدیث فلا ادری من هم ؟ "

یعنی اگر اس سے مراد اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا کہ اور کون ہیں؟

امام احمد بن حنبل اور امام بخاریؒ بھی یہی فرماتے ہیں

حضرت احمد بن سنانؒ امام علی بن مدینیؒ اور امام عبد اللہ بن مبارکؒ بھی یہی فرماتے ہیں (تفصیل کے لئے شرح نووی ، فتح الباری، ترمذی، وغیرہ)

حدیث راہ نجات ہے:۔ امام سفیان ثوری فرماتے ہیں: "ما اعلم علی وجه الارض من الاعمال افضل من طلب الحدیث لمن ارادبه وجه الله"۔ یعنی روئے زمین پر علم حدیث کے طالب سے بڑھ کر اور کوئی اچھا نہیں ہوسکتا۔ (تاریخ بغداد، ص ۸۳)

حدیث کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا بہترین عبادت ہے۔

حضرت امام وکیعؒ فرماتے ہیں: " ما عبد الله بشیئی من الحدیث، ولولا الحدیث افضل عندی من التسبیح ما حدثت "۔
یعنی حدیث سے بہتر کوئی عبادت نہیں میرے نزدیک حدیث بہترین تسبیح ہے اگر حدیث تسبیح سے افضل نہ ہوتی تو میں حدیث بیان ہی نہ کرتا (تاریخ بغداد)

علم حدیث پڑھنا گویا نماز پڑھنا ہے:۔ محمد بن عطاؒ کہتے ہیں کہ موسی بن یسارؒ ہمیں حدیث سنا رہے تھے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے فرمایا، " اذا انت فرغت من حدیثک فسلم فانک فی الصلوة "۔ یعنی جب تم حدیث پڑھا کر فارغ ہوجاؤ تو سلام پھیر دو اس لیے کے اب تم تک نماز میں تھے (مراد یہ ہے جس طرح نماز پڑھنے کا ثواب ہے اسی طرح حدیث پڑھانے کا ثواب ہے)

حدیث شریف پڑھنا نفلی نماز سے بہتر ہے:۔ امام وکیعؒ فرماتے ہیں، اگر میں جانتا کہ نفلی نماز حدیث سے بہتر ہے تو میں حدیث بیان ہی نہ کرتا۔

حدیث شریف سے بیماری کا دور ہونا:۔ امام ابوالحسنؒ الدارقطنی فرماتے ہیں کہ محمدؒ بن مخلد نے بیان کیا کہ، " کان الرمادی اذا اشتکی، قال، هاتوا اصحاب الحدیث، فاذا حضروا عنده، قال، اقرؤا علی الحدیث۔ (بغدادی) جب امام رمادیؒ بیمار پڑتے تو کہتے جاؤ اصحاب الحدیث کو بلا لاؤ جب آجاتے تو ان سے کہتے کہ میرے سامنے حدیث پڑھو۔

اللہ اکبر!! کتنی برکتیں ہیں حدیث شریف کی! اسکے سبب انسان کو شفا ملتی ہے۔

اصحاب الحدیث جنتی ہیں:۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اذا کان یوم القیامة یجیئی اصحاب الحدیث ومعهم المحابر فیقول الله لهم انتم اصحاب الحدیث قال، کنتم تکتبون الصلوة علی عن نبی صلی الله علیه وسلم انطلقوا الی الجنة (طبرانی) یعنی قیامت کے دن اصحاب الحدیث اس حال میں آئیں گے کہ ان کے ساتھ ان کی دواتیں ہوں گی اللہ تعالی ان سے فرمائے گا تم نبی علیہ الصلوة والسلام پر درود لکھتے تھے لہذا اس درود لکھنے کی وجہ سے تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔

اس کے بعد امام سخاویؒ نے محدثین کے متعدد واقعات درج فرمائے ہیں کہ بعض محدثین کی مغفرت اس درود شریف لکھنے کے سبب ہوئی۔ حضرت ابو ہریرةؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، " من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکة تستغفرله مادام اسمی فی ذلک " (شرف اصحاب الحدیث) یعنی جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا تو فرشتے اس کے لئے دعاء مغفرت کرتے رہیں گے۔

حضرت امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں اگر محدثین کو صرف یہی فائدہ ہوتا تو بھی بہت تھا کہ جب تک ان کتابوں میں درود ہے ان پر اللہ کی رحمتیں اترتی رہتی ہیں ۔ الحمد للہ ! آج بھی اصحاب الحدیث اپنی کتابوں اور رسائل و جرائد میں اس عمل کو اپنائے ہوئے ہیں ۔ (القول البدیع / امام السخاویؒ)

اصحاب الحدیث کے لئے پیشین گوئی :- امام بیہقیؒ نے مدخل میں اور خطیب نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- " یحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین الجاهلین " یعنی اس علم (قرآن و حدیث) کو حاصل کر کے آئندہ آنے والی جماعت میں سے اس کے عادل نیک ہوں گے جو حد سے گذرنے والے لوگوں کو تحریفات اور زیادتی کو دور کریں گے اور باطل پرستوں اور جاہلوں کی تادیلات کو ہٹائیں گے ۔

تبصرہ :- اس پیشین گوئی کی مصداق محدثین کی جماعت ہے ۔

حدیث طلب کرنے والوں کے لئے عزت و حوصلہ افزائی کی وصیت :- حضرت ہارون العبدیؒ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت ابو سعید الخدریؓ کے پاس آتے تو آپ خوش ہوکر فرماتے ، مرحبا ! مرحبا ! آپ کے لیے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں وصیت فرمائی ہے ۔ ہم نے عرض کیا وہ کونسی وصیت ہے ؟ تو فرمانے لگے سنو ! :-

قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سیاتی من بعدی قوم یسئلونكم الحدیث عنی فاذا جاء كم دالطفو بهم وحدثو هم " و فی روایة " سیاتیكم شبان من اقطار الارض یطلبون الحدیث فاذا جائوكم فاستو صوا بهم خیرا ۔ " و فی روایة ، " عن ابی سعید الخدری " انه كان اذا رای الشاب ، قال مرحبا بوصیة رسول الله صلى الله عليه وسلم لن نوسع لكم ولن نفهمكم الحدیث فانكم خلوفنا واهل الحدیث بعدنا ۔ (شرف اصحاب الحدیث ، ص ۲۱)

یعنی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد لوگ تم سے میری احادیث پوچھنے آئیں گے جب وہ آئیں تو تم ان کے ساتھ لطف وعنایت سے پیش آنا اور انہیں حدیثیں سنانا ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تمہارے پاس زمین کے کناروں سے جو لوگ احادیث طلب کرتے ہوئے پہنچیں گے جب وہ آئیں تو ان کی بہترین خیر خواہی کرنا حضرت ابو سعید خدریؓ جب ان کو دیکھتے (یعنی ان طالب حدیث نوجوانوں کو) تو بے ساختہ فرماتے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت پر تمہیں مبارک ہو حضورؐ کا ہمیں یہ حکم ہے کہ ہم تمہیں کشادگی کے ساتھ اپنی مجالس میں جگہ دیں اور تمہیں احادیث رسولؐ سنائیں تم ہمارے خلیفہ ہو اور اہل حدیث ہمارے بعد خلیفہ ہیں ۔

طالب حدیث کا چہرہ روشن ہوتا ہے :- اس سے پہلے ایک حدیث گزر چکی ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ حضورؐ نے دعا فرمائی ہے جو شخص حدیث پڑھے اور اسی طرح آگے پہنچائے اللہ اسکا چہرہ روشن کرے ۔

اس حدیث کی روشنی میں حضرت امام سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں ۔ " ما من احد یطلب الحدیث الا و فی وجهه نضرة لقول النبی صلى الله عليه وسلم ، نضر الله امرأ سمع منا حدیثا فبلغه " ۔

یعنی کوئی حدیث کا طالب ایسا نہیں جس کا چہرہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا کے سبب چمکتا نہ ہو۔

حدیث شریف یاد کرنے کی فضیلت :- حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا

"من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینهم بعثه الله یوم القیامة فقیهاً عالماً۔"

یعنی جس نے میری امت کے لئے چالیس حدیثیں یاد کیں جو ان کے دین سے متعلق ہوں تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فقیہ عالموں میں سے اٹھائے گا۔ (حاکم)

حدیث شریف سے شفاعت رسولؐ کا نصیب ہونا :- حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا،

"من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی السنة کنت له شفیعاً یوم القیامة"۔

جو شخص میری امت کے لیے چالیس احادیث یاد کرے جس سے سنت تازہ ہو تو میں اس کی قیامت کے دن سفارش کروں گا۔ (تاریخ بغداد)

حفظ حدیث موجب جنت ہے :- حضرت زرؓ اور حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، "قال، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم، من حفظ علی امتی حدیثاً ینفعهم الله بها، قیل له، ادخل من ای ابواب الجنة شئت" (شرف اصحاب الحدیث، ص ۱۱)

ترجمہ، نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں جو شخص میری امت کے لیے حدیثیں یاد کرے گا جو ان کو نفع دیں تو (روز قیامت) اسے کہا جائے گا جنت کے (آٹھ دروازوں میں سے) جس دروازے سے تو چاہے داخل ہو جا۔

تشریح :- اس حدیث سے دو باتیں سامنے آتی ہیں ...... نمبر۱ حدیث کی عظمت ورفعت اور شان نمبر۲ حدیث کو یاد کرنے اور پڑھنے پڑھانے والا تاکہ وہ امت کی اصلاح کر سکے، اس کے لیے بہشت کے آٹھوں دروازوں سے داخلے کی بشارت ہے۔

اصحاب الحدیث کو مبارکباد :- حضرت کثیر بن عبداللہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان الاسلام بداء غریباً وسیعود غریباً فطوبیٰ للغرباء، قیل، یا رسول الله: ومن الغرباء؟ قال، الذین یحبون سنتی من بعدی ویعلمونها عبادالله۔"

ترجمہ :- اسلام شروع میں غریب تھا اور اسی طرح غریب ہو جائے گا، پس غرباء کو مبارک ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی غریب کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، وہ لوگ جو میری سنت سے پیار کریں گے اور لوگوں کو سکھائیں گے۔

تشریح :- لوگوں کو سکھائیں گے اس سے مراد حدیث کا پڑھانا ہے اور اصحاب الحدیث (اہل حدیث) اسی راستہ پر گامزن ہیں دنیا میں جہاں کہیں بھی ہیں اصحاب الحدیث (اہل حدیث) ہی درس حدیث دیتے ہیں اور ان شاء اللہ عمل بھی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کسی نے عبدان القاضی سے سوال کیا کہ غرباء کون لوگ ہیں؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا، "**هم اصحاب الحدیث**" وہ اصحاب الحدیث (اہل حدیث) ہیں۔

اصحاب الحدیث ہی ناجی گروہ ہے :- جامع ترمذی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہود اور نصاریٰ ۷۲ گروہوں میں تقسیم ہوئے میری امت ۷۳ حصوں میں تقسیم ہوگی پھر فرمایا، "کلهم فی النار" ۔ سب

کے سب دوزخی ہوں گے۔ مگر ایک گروہ (یعنی جنتی ہوگا) صحابہؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کامیاب ہونے والا گروہ کون سا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، جس طریق پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ ہیں۔

ملحوظہ :۔ اس حدیث سے بالکل واضح ہوگیا کہ جو شخص قرآن و حدیث سے ہٹ کر چلے گا اس کا ٹھکانا جہنم ہے دوسری بات اس حدیث سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ صحابہؓ اللہ کے قرآن اور نبی کریمؐ کے فرمان پر عمل کرتے تھے پر جبکہ آپکے مبارک زمانے میں کسی تیسری چیز کا وجود نہ تھا اس سے بھی حدیث کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا کرتے تھے کہ نجات پانے والا گروہ / جماعت صرف اہل حدیث (اصحاب الحدیث) ہیں چنانچہ عبارت درج ذیل ہے۔ " قال ابراهیم بن محمد بن الحسن قال، حدثت عن احمد بن حنبل و ذکر حدیث النبی صلی اللّٰه علیه وسلم تفترق هذه الا مة علی نیف و سبعین فرقة کلها فی النار الا فرقة. فقال، ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فلا ادری من هم؟ " مختصر یہ کہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں اگر نجات پانے والا گروہ اصحاب الحدیث نہیں تو میں نہیں جانتا پھر وہ کون لوگ ہیں (جو نجات پانے والے ہیں)

امام محمد بن عبد اللہ بن بشرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسولؐ! تہتر فرقوں میں سے نجات پانے والا گروہ کون سا ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا، تم ہو اے حدیث والو! اصل عبارت ملاحظ فرمائیں،

عن محمد بن عبداللّٰه بن بشرؒ یقول، رایت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی المنام، فقلت، من الفرقة الناجیة من ثلاث وسبعین فرقة؟ قال، انتم یا اصحاب الحدیث. (خطیب بغدادی)

اسی وجہ سے کسی صاحب دل نے کیا ہی خوب کہا ہے:

اہل الحدیث عصابة الحق   فازوا بدعوة سید الخلق

حق پر اہل حدیث ہی ہیں جنہوں نے سید الخلائق علیہ الصلوٰۃ و السلام کی دعا سے کامیابی حاصل کی۔

فوجوههم زهرة منضرة   لالاءها کتالق البرق

انکے چہرے نہایت ہی منور اور رونق والے ہوتے ہیں جو بجلی کی طرح چمکتے ہیں۔

یالیتنی معهم فیدرکنی   ماادرکوه بها من السبق

کاش کہ میں بھی اہل حدیث کے ساتھ ہوتا جو سبقت اور فضیلت ان کو حاصل ہے مجھے بھی حاصل ہوتی۔

اصل دین آمد کلام اللّٰہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفی برجان مسلم داشتن

(جاری ہے ان شاء اللہ تعالیٰ)